ہفتہ وار رسالہ: 297
WEEKLY BOOKLET: 297

امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "نیکی کی دعوت" کی ایک قسط مع ترمیم و اضافہ بنام

نیک بندوں کی شان

صفحات 21

100 گھروں سے بلائیں دور	01	فاروق و مشتاق کا مزار	09
مومن کی فراست	12	علم غیب کے متعلق اقوال	19

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

یہ مضمون ”نیکی کی دعوت“ کے صفحہ 358 تا 375 سے لیا گیا ہے

نیک بندوں کی شان

دُعائے عطار: یارَبَّ المصطفےٰ! جو کوئی 21 صفحات کا رِسالہ ”نیک بندوں کی شان“ پڑھ یا سُن لے اسے اپنے نیک بندوں سے محبت رکھنے اور نیکوں کی صحبت اختیار کرنے کی توفیق عطا فرما اور اسے بے حساب بخش دے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ عارِف بن عُبّاد رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ ابوالحسن شَاذِلی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا ہے کہ میں سفر میں تھا۔ ایک رات ایسی جگہ پہنچا جہاں خوفناک دَرِندے بکثرت تھے۔ دَرِندے میرے دَرْپئے آزار تھے۔ میں ایک اُونچے ٹیلے پر بیٹھ گیا اور کہا: خدا کی قسم! میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر دُرُود شریف پڑھوں گا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جو شخص مجھ پر ایک بار دُرُود شریف بھیجتا ہے اللہ پاک اُس پر دس بار دُرُود (یعنی رَحمت) بھیجتا ہے۔“ جب اللہ پاک مجھ پر دس رَحمتیں بھیجے گا تو میں رات اللہ پاک کی رَحمت میں گزاروں گا۔ فرمایا کہ میں نے ایسا ہی کیا تو میں رات کو کسی سے نہ ڈرا۔

(افضل الصلوۃ علٰی سید السادات، ص22)

ایک بندۂ نیک کے سبب پڑوس کے 100 گھروں سے بلائیں دُور ہوں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ بات ہمیشہ یاد رکھئے! اگر آپ مذہبی وضع قطع کے

www.dawateislami.net

مالِک ہیں تو سنجیدہ رہیے اور خوب ملنسار بن جایئے، آپ کا منصب ایسا ہے کہ آپ کی ایک مسکراہٹ کسی کی آئندہ نسلوں کی تقدیر بدل سکتی ہے اور ایک بار کی بے رُخی یا جِھڑک کسی کی آنے والی نسلوں کو بھی مَعاذَ اللہ گمراہی کے گڑھے میں جھونک سکتی ہے لہٰذا ہمیشہ ہر مِلنے جلنے والے کے ساتھ نرمی نرمی اور نرمی سے پیش آیئے اور اُن کو نیکی کی دعوت دینے میں سُستی نہ فرمایئے۔ کیا پتا آپ کی ایک پر انِفرادی کوشِش کسی کے خاندان بھر کی اِصلاح کا باعِث بن جائے! اچّھوں کی برکتوں کے بھی کیا کہنے! دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی 853 صفحات کی کتاب ”جہنّم میں لے جانے والے اعمال جلد 1“ صفحہ 809 پر ہے: حُسنِ اخلاق کے پیکر صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ پاک نیک مسلمان کی وجہ سے اس کے پڑوس کے 100 گھروں سے بَلا دور فرما دیتا ہے۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ﴾ (پ 2، البقرۃ: 251) ”ترجَمۂ کنز الایمان: اور اگر اللہ لوگوں میں بعض سے بعض کو دفع نہ کرے تو ضرور زمین تباہ ہو جائے۔“ (المعجم الاوسط للطبرانی، 3/129، حدیث: 4080)

تُو نیکوں کا فیضان مولیٰ عطا کر مُعاف فَضل سے میری ہر اِک خطا کر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

تین مَدَنی فیسیں

اللہ والوں کی نیکی کی دعوت دینے کا انداز بھی نرالا ہوتا ہے۔ اِس ضمن میں ایک ایمان افروز واقعہ سنئے اور عبرت سے سر دُھنئے: حضرتِ حاتم اَصم رحمۃُ اللہِ علیہ کو ایک مالدار شخص نے بَاِصرار دعوتِ طَعام دی، فرمایا: میری یہ تین شرطیں مانو تو آؤں گا ﴿1﴾ میں جہاں

www.dawateislami.net

چاہوں گا بیٹھوں گا ﴿2﴾ جو چاہوں گا کھاؤں گا ﴿3﴾ جو کہوں گا وہ تمہیں کرنا پڑے گا۔ اُس مالدار نے وہ تینوں شرطیں منظور کرلیں۔ ولیُّ اللہ کی زیارت کیلئے بہُت سارے لوگ جَمْع ہوگئے۔ وَقتِ مُقَرَّرہ پر حضرتِ حاتم اَصم رحمۃُ اللہِ علیہ بھی تشریف لے آئے اور جہاں لوگوں کے جُوتے پڑے تھے وہاں بیٹھ گئے۔ جب کھانا شروع ہوا، حاتم اَصم رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی جھولی میں ہاتھ ڈال کر سُوکھی روٹی نکال کر تناوُل فرمائی۔ جب سلسلۂ طعام کا اختِتام ہوا، میزبان سے فرمایا: ''چُولہا لاؤ اور اُس پر تَوا رکھو۔'' حکم کی تعمیل ہوئی، جب آگ کی تَپِش سے تَوا سُرخ انگارہ بن گیا تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ اُس پر ننگے پاؤں کھڑے ہوگئے اور فرمایا: ''میں نے آج کے کھانے میں سُوکھی روٹی کھائی ہے۔'' یہ فرما کر تَوے سے نیچے اُتر آئے اور حاضِرین سے فرمایا: اب آپ حضرات بھی باری باری اِس تَوے پر کھڑے ہوکر جو کچھ ابھی کھایا ہے اُس کا حساب دیجئے۔ یہ سُن کر لوگوں کی چیخیں نکل گئیں، بَیَک زَبان بول اُٹھے: یاسیِّدی! ہم میں اس کی طاقت نہیں، (کہاں یہ گرم گرم تَوا اور کہاں ہمارے نَرم نَرم قدم! ہم تو گنہگار دنیادار لوگ ہیں) آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: جب اِس دُنیوی گَرم تَوے پر کھڑے ہوکر آج صِرف ایک وَقت کے کھانے کی نعمت کا حساب نہیں دے سکتے تو کل بَروزِ قِیامت آپ حضرات زندَگی بھر کی نعمتوں کا حساب کس طرح دیں گے! پھر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے پارہ 30 سُورَۃُ التَّکاثُر کی آخِری آیت کی تلاوت فرمائی: ﴿ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ۠﴾ (پ30، التکاثر 8)

''ترجَمۂ کنزُ الایمان: پھر بے شک ضَرور اُس دن تم سے نعمتوں سے پُرسِش ہوگی۔''

یہ رِقّت انگیز ارشاد سُن کر لوگ دھاڑیں مار مار کر رونے اور گناہوں سے توبہ توبہ پکارنے لگے۔ (تذکرۃ الاولیاء، الجزء الاول، ص222 ملخصًا)

یا الٰہی ! جب حسابِ خندۂ بے جا رُلائے
چشمِ گِریانِ شفیعِ مُرتجیٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی ! جب بہیں آنکھیں حسابِ جُرم میں
اُن تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو
(حدائقِ بخشش، ص133)

مشکل الفاظ کے مَعانی: تبسم رَیز: مسکرانے والے۔ خَندۂ بے جا: فضول ہنسی۔ چشمِ گِریاں: رونے والی آنکھیں۔ شفیعِ مُرتجیٰ: شَفاعت کرنے والا جس سے امّیدیں وابستہ کی جائیں۔

شرحِ کلامِ رضاؔ: ”حدائقِ بخشش شریف“ کی مُناجات کے مذکورہ دوسرے شعر میں یہ عرض کی گئی ہے: یا اللہ پاک! بروزِ محشر جب میری نافرمانیوں کا حساب مجھے خوفزدہ کرے اور آنکھوں سے سَیلِ اَشک رواں ہوجائے، اے کاش! اُس وَقت دُکھیا دلوں کے چَین، نانائے حسنین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مسکراتے ہونٹوں کی دُعا میرے شاملِ حال ہو جائے۔ پہلے شعر میں عرض کی گئی ہے: یا اللہ پاک! جب یومِ آخِرت میری فُضُول ہنسی کا حساب کتاب مجھے رُلائے! کاش! اُس وَقت شَفاعتِ کُبریٰ کا تاج پہننے والے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کہ جن کی طرف اُمّیدیں وابستہ کی جاتی ہیں وہ تشریف لاکر میری شَفاعت فرمائیں۔ یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم !

ہائے! پھر خندۂ بے جا مِرے لب پر آیا ہائے ! پھر بھول گیا راتوں کا رونا تیرا
(ذوقِ نعت، ص25)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

محشر کی ہولناک منظر کشی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ولیِ کامل حضرتِ حاتمِ اَصم رحمۃُ اللہِ علیہ نے کس قدر اَچھوتے انداز میں حسابِ آخِرت کے مُتَعَلِّق "نیکی کی دعوت" عنایت فرمائی! واقعی حشر ونَشر کے مُعاملات انتہائی تشویشناک ہیں، ان کا نقشہ کھینچتے ہوئے حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ کیمیائے سعادت میں فرماتے ہیں: (انسان) مرنے کے بعد ایسا بدبو دار مُردار ہو جائے گا کہ سب اس کو دیکھ کر اپنی ناک بند کریں گے اور وہ قبر میں کیڑے مکوڑوں کی خُوراک بنے گا اور پھر رَفتہ رَفتہ خاک ہو جائے گا جو کہ بالکل حقیر و ذلیل چیز ہے البتہ مرنے کے بعد وہ جانوروں کی طرح خاک ہی رَہتا تو غنیمت تھا مگر افسوس کہ ایسا نہ ہو گا اور یہ خاک رہنے والی دولت اُسے میسر نہ ہوگی بلکہ قیامت میں اس کو قَبْر سے اُٹھایا جائے گا، ہیبت و دَہْشت کے مقام پر رکھا جائے گا، اُس وَقت وہ آسمانوں کو دیکھے گا کہ پھٹے ہوئے ہیں، ستارے گر پڑے ہیں، چاند و سورج بے نور ہو چکے ہیں اور پہاڑ رُوئی کے گالوں (یعنی روئی کے گولوں) کی طرح پَراگندہ (پَرا۔گندہ یعنی منتشر) ہیں، زمین بدلی ہوئی ہے، دوزخ کے فِرِشتے کمندیں (کَ۔مَن۔دیں یعنی پھندے) پھینک رہے ہیں، دوزخ گَرَج رہا ہے، فِرِشتے ہر ایک کے ہاتھ میں اعمال نامہ دے رہے ہیں، وہ تمام عُمر میں جو بُرے کام کیے ہوں گے اُن کو دیکھتا ہو گا، ہر ایک اپنے اپنے گناہوں کو پڑھ کر پریشان ہو رہا ہو گا، اس سے کہا جائے گا کہ آ اور جواب دے کہ تُو نے ایسا کیوں کیا؟ وَیسا کیوں کہا؟ کیوں بیٹھا اور کیوں اُٹھا؟ کیوں دیکھا اور کیوں سوچا؟ اگر مَعاذَ اللہ جواب نہ دے سکے گا تو اُس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا! اُس وَقت کہے گا: کاش! میں خُوک (یعنی سُؤَر) یا سگ (یعنی

www.dawateislami.net

کُتّا)پیدا ہوا ہوتا تو خاک ہو جاتا کیونکہ وہ(جانور)اِس عذاب سے محفوظ اور آزاد ہیں۔پس جو شخص(بے عمل ہونے کی صورت میں)سُؤَر اور کتے سے بدتر ہو اُس کو تکبُّر اور فخر کرنا کس طرح زَیبا ہے!(کیمیائے سعادت،2/717)

یاد رکھ ہر آن آخِر موت ہے | مت تُو بن اَنجان آخِرِ موت ہے
پیشتر مرنے کے کرنا چاہئے | موت کا سامان آخِرِ موت ہے
بارہا عِلمیؔ تجھے سمجھا چکے | مان یا مت مان آخِرِ موت ہے

پیدا نہ ہونے والا قابلِ رشک ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو!اب تو ہم پیدا ہو ہی چکے ہیں،واپسی ناممکن ہے۔جو ابھی دنیا میں نہیں آئے اُن کا انتظار کرنے والوں یعنی بے اولادوں کے لئے غور کرنے کا مقام ہے کہ انتظار میں اُن کی کیا نیّت ہے!دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی 692 صفحات کی کتاب ”کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“صفحہ 5 تا 6 پر دیا ہوا مضمون اپنے اندر بَہُت کچھ عبرت رکھتا ہے چُنانچِہ لکھا ہے:آج دنیا میں جو بے اولاد ہوتا ہے وہ عموماً خوب دل جلاتا ہے اور بچّہ پانے کیلئے نہ جانے کیسے کیسے جَتَن کرتا ہے۔اگر اس کا مَطْمَحِ نظر(یعنی مقصدِ اصلی)فقط گھر کی زینت اور دُنیا کی راحت ہے،حُصولِ اولاد سے مقصود آخِرت کی مَنْفَعَت کی کوئی اچھی نیّت نہیں،تو ایسا بے اولاد آدمی نادانستہ طور پر گویا”کسی“کے دُنیا میں پیدا ہونے اور پھر بَہُت بڑے امتحان میں مبتلا ہونے کی آرزو کر رہا ہے!میری یہ بات شاید وُہی شخص سمجھ سکتا ہے جو ”بُرے خاتمے کے خوف“میں مبتلا ہو۔ایک خائف بُزُرگ حضرتِ فُضَیل بن عِیاض رحمۃُ اللہِ علیہ کے فرمان کا خُلاصہ ہے:مجھے بڑے سے بڑے نیک بندے پر بھی رشک نہیں آتا جو کہ

www.dawateislami.net

قیامت کی ہولناکیوں کا مُشاہَدہ کرے گا، مجھے صِرف اُس پر رَشک آتا ہے جو ”کچھ بھی“ نہ ہو۔(یعنی پیدا ہی نہ ہو)(حلیۃ الاولیاء، 8/93، رقم:11470 ملخصًا) امیرُ المؤمنین حضرتِ فاروقِ اعظم رحمۃُ اللهِ علیہ نے غَلَبۂ خوف کے وَقت فرمایا: کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا!

(طبقات ابن سعد، 3/274)

اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

کاش! کہ میں دنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا

(نزع کی سختیوں، قبر کی ہولناکیوں، محشر کی دشواریوں اور جہنّم کی خوفناک وادیوں کا تصوُّر باندھ کر خوفِ خدا سے لرزتے ہوئے اشکبار آنکھوں سے اس کلام کو پڑھئے)

کاش! کہ میں دنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا
قبر و حشر کا ہر غم ختم ہوگیا ہوتا

آہ! سَلْبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے
کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جَنا ہوتا

آکے نہ پھنسا ہوتا میں بطورِ انساں کاش!
کاش! میں مدینے کا اُونٹ بن گیا ہوتا

دو جہاں کی فکروں سے یوں نَجات مل جاتی
میں مدینے کا سچ مچ کُتّا بن گیا ہوتا

کاش! ایسا ہوجاتا خاک بن کے طیبہ کی
مصطفٰے کے قدموں سے میں لپٹ گیا ہوتا

میں بجائے انساں کے کوئی پودا ہوتا یا
نخل بن کے طیبہ کے باغ میں کھڑا ہوتا

گلشنِ مدینہ کا کاش! ہوتا میں سبزہ
یا بطورِ تنکا ہی میں وہاں پڑا ہوتا

جاں کنی کی تکلیفیں ذبح سے ہیں بڑھ کر کاش!
مُرغ بن کے طیبہ میں ذبح ہوگیا ہوتا

شور اُٹھا یہ محشر میں خُلد میں گیا عطّاؔر
گر نہ وہ بچاتے تو نار میں گیا ہوتا

www.dawateislami.net

اگر اُلٹے ہاتھ میں اعمالنامہ ملا تو کیا ہو گا!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی مقامِ عبرت ہے، ہم سبھی کو گناہوں سے باز رہنا اور قیامت کے ہوشرُبا حالات پر سنجیدَگی سے غور کرنا چاہیئے جس دن اللہ پاک تمام مخلوق کے سامنے گناہوں بھرا اعمالنامہ پڑھنے کا حکم فرمائے گا، آہ! اُس وَقت حشر کی خوفناک سختیاں دَرپیش ہوں گی، شدّتِ پیاس سے زَبان باہَر نکل پڑی ہو گی، بھوک سے کمر ٹوٹ رہی ہو گی، جنّت میں داخلے سے روک دیا گیا ہو گا، ہر قسم کی راحت بند کر دی گئ ہو گی، ایسے تکلیف دِہ حالات میں لاکھوں کروڑوں گناہوں سے پُر اعمالنامہ کس طرح پڑھ کر سنایا جاسکے گا! آہ! ہم یہ بھی نہیں جانتے کہ اعمالنامہ ہمارے سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا یا اُلٹے ہاتھ میں، جس کے اُلٹے ہاتھ میں اعمالنامہ دیا گیا اُس کا کیا بنے گا! پارہ 29 سورۃُ الحاقّۃ آیت نمبر 19 تا 37 میں اعمالنامے دیئے جانے کی کیفیت بیان کرتے ہوئے ارشادِ الٰہی ہوتا ہے، ترجَمۂ کنزالایمان: تو وہ جو اپنا نامۂ اعمال دَہنے (یعنی سیدھے) ہاتھ میں دیا جائے گا، کہے گا: لو میرے نامۂ اعمال پڑھو ○ مجھے یقین تھا کہ میں اپنے حساب کو پہنچوں گا ○ تو وہ مَن مانتے چَین میں ہے ○ بلند باغ میں ○ جس کے خوشے جھکے ہوئے ○ کھاؤ اور پیو رَچتا ہوا صِلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں آگے بھیجا ○ اور وہ جو اپنا نامۂ اعمال بائیں (یعنی اُلٹے) ہاتھ میں دیا جائے گا، کہے گا: ہائے! کسی طرح مجھے اپنا نَوِشتہ (نَ۔وِش۔تہ یعنی لکھا ہوا) نہ دیا جاتا ○ اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے ○ ہائے! کسی طرح موت ہی قصہ چُکا جاتی ○ میرے کچھ کام نہ آیا میرا مال ○ میرا سب زور جاتا رہا (پھر اللہ پاک جہنم کے خازِنوں یعنی وہاں مامُور فِرِشتوں کو حکم دے گا) ○ اِسے پکڑو پھر اِسے طَوق ڈالو ○ پھر اِسے بھڑکتی آگ

میں دھنساؤ ○ پھر ایسی زنجیر میں جس کا ناپ سَتَّر ہاتھ ہے اسے پِرو دو ○ بے شک وہ عَظَمت والے اللہ پر ایمان نہ لاتا تھا ○ اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہ دیتا ○ تو آج یہاں اس کا کوئی دوست نہیں ○ اور نہ کچھ کھانے کو مگر دوزخیوں کا پیپ ○ اسے نہ کھائیں گے مگر خطا کار۔

میزاں پہ سب کھڑے ہیں اَعمال تُل رہے ہیں
رکھ لو بَھرم خُدارا عطّارؔ قادِری کا

(وسائلِ بخشش، ص195)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

فاروق و مشتاق کے مزار کی مَدَنی بہار

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دنیا و آخِرت کی بھلائیاں پانے اور خود کو قبر و حشر کی ہولناکیوں سے بچانے کی کوشش کا ذِہن بنانے کیلئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک، دعوتِ اسلامی کے "دینی ماحول" سے ہر دم وابستہ رہیے، نیکی کی دعوت کے دینی کاموں میں بھرپور حصّہ لیجئے، نیک اعمال کے مطابِق اپنی زندگی گزاریئے، سنّتیں سیکھنے سکھانے کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کی ترکیب فرماتے رہیے۔ آیئے! اس کی ترغیب کیلئے "ایک مَدَنی بہار" سنتے ہیں: چُنانچِہ سرگودھا، پنجاب، پاکستان کے ایک اسلامی بھائی کے حلفیہ (یعنی قسم کھا کر دیئے ہوئے) بیان کا لُبِّ لُباب ہے، غالِباً (1428ھ یعنی 2006ء) میں انہیں اپنے ایک عزیز کے ہمراہ صحرائے مدینہ کراچی میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مرحوم نگران، خوش الحان نعت خوان، بلبلِ روضۂ رسول الحاج

www.dawateislami.net

قاری ابُو عبید مشتاق عطّاری رحمۃُ اللہِ علیہ اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن مفتیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا الحافظ القاری الحاج ابو عُمر محمد فاروق عطّاری رحمۃُ اللہِ علیہ کے مَزاراتِ طیبات پرحاضِری کی سعادت حاصل ہوئی۔ دوپَہَر کا وقت تھا، اَلحمدُلِلّٰہ عین بیداری کے عالَم میں دونوں کو حاجی مشتاق عطّاری رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزارِ پُرانوار سے اذانِ ظُہر کی آواز صاف سنائی دی۔ پھر کچھ دیر بعد مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃُ اللہِ علیہ کی آواز میں اِقامت سُنی پھر حاجی مشتاق صاحب کی تکبیرِ تحریمہ اور دیگر تکبیراتِ انتقالات کی آوازوں سے یِہی سمجھ آئی کہ وہ مزار شریف میں امامت فرمارہے ہیں۔ جماعَت خَتْم ہونے کے بعد دعا کی آواز بھی صاف سنائی دی، دعا ختم ہونے کے بعد اُنہیں خوشبو کی مَہک محسوس ہوئی۔ اُنھوں نے حیرت و اِستعجاب کے عالم میں سرگودھا کے ایک ذِمّے دار اسلامی بھائی سے موبائل فون پر رابِطہ کیا، اور واقعہ بیان کیا۔ اِس پر اُنھوں نے مبارک باد دیتے ہوئے اِس ایمان افروز ''مَدَنی بہار'' کی روشنی میں اللہ پاک کے مقبول بندوں اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کے تَصرُّفات واِختیارات اور دعوتِ اسلامی کی بَرَکات سے آگاہ کیا۔ اَلحمدُلِلّٰہ یہ سُن کر وہ جھوم اُٹھے، اللہ پاک کا کڑوروں کڑور شکر کہ اُس نے اِس نازُک دَور میں دعوتِ اسلامی کا مشکبار دینی ماحول عطا فرمایا۔ انھوں نے دعا کی کہ اللہ پاک اُنہیں دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں شب و روز مصروفِ عمل رہتے ہوئے سنّتوں بھری زندگی گزارنے اور ایمان وعافیت کے ساتھ مرنے کی سعادت عنایت فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دعوتِ اسلامی نے دنیا بھر میں دھوم مچائی ہے
سارے جہاں میں عشقِ محمد کی خوشبو پھیلائی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

ثابت بُنانی کا مزار میں نَماز پڑھنا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس مَدَنی بہار سے معلوم ہوا کہ دعوتِ اسلامی والوں پر پَرْوَرْدَگار اور مَدَنی سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا بے حد و بے شمار کرم ہے۔ اللہ پاک کے نیک بندوں کا اپنے مزار میں نَماز پڑھنا کوئی اَچنبھے (یعنی حیرت) کی بات نہیں۔ اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم سے ایسا ثابِت ہے چُنانچِہ تابعی بُزُرگ حضرتِ ثابِت بُنانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے دعا مانگی: "اے اللہ! اگر تُو کسی کو قَبر میں نَماز پڑھنے کی اِجازت دیتا ہے تو مجھے بھی اجازت دینا۔" وفات کے بعد دیکھا گیا کہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی قَبر میں نَماز پڑھ رہے تھے۔

(حلیۃ الاولیاء، 2/362، رقم:2568)

انبیاء قَبروں میں نَمازیں پڑھتے ہیں

انبیائے کرام علیہمُ السّلام بھی حیات ہیں اور اپنی قبروں میں نَمازیں پڑھتے ہیں چُنانچِہ اللہ کے مَحبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: اَلْاَنْبِيَاءُ اَحْيَاءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ یعنی انبیا اپنی قبروں میں زندہ ہیں، نَماز پڑھتے ہیں۔ (مسند ابویعلیٰ، 3/216، حدیث:3412) حضرتِ شیخ عبدُ الوَہّاب شعرانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنی قَبرِ انور میں زندہ ہیں اور اذان و اِقامت کے ساتھ نَماز ادا فرماتے ہیں، ایسے ہی دیگر انبیائے کرام علیہمُ السّلام بھی نَماز ادا فرماتے ہیں۔ (کشف الغمۃ عن جمیع الامۃ، الجزء الثانی، ص63)

چلو اچھا ہوا کام آ گئی دیوانگی اپنی ۔۔۔ وَگرنہ ہم زمانے بھر کو سمجھانے کہاں جاتے
نہ جلتی شمع محفِل میں تو پروانے کہاں جاتے ۔۔۔ نہ ہوتا در نبی کا تو یہ دیوانے کہاں جاتے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

رَوضۂ انور سے اذان واِقامت کی آواز

63 سَنِ ہجری میں واقِعۂ حُرَّہ پیش آیا جس میں ظالِم یزیدیوں نے مدینۂ مُنوَّرہ پر چڑھائی کی، 700 صَحابۂ کرام علیہمُ الرضوان اور مزید عام مسلمان ملاکر دس ہزار سے زائد حضرات شہید کئے گئے، اہلِ مدینہ کو خوب لُوٹا گیا، ہزاروں باکِرہ (یعنی کُنواری) لڑکیوں کے ساتھ مَعاذَ اللہ ''زِیادَتی'' کی گئی۔ مسجدِ نبوی کے سُتُونوں سے گھوڑے باندھے گئے، تین دن تک مسجد شریف میں لوگ نَماز سے مُشَرَّف نہ ہوسکے۔ اِس موقع پر صِرف مشہور تابعی بُزُرگ حضرتِ سَعید بن مُسَیَّب رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے آپ کو دیوانہ بناکر وہاں حاضِر رہے، دیوانہ سمجھ کر یزیدی لوگ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو شہید کرنے سے باز رہے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حُرَّہ کے دِنوں میں لوگوں کے واپس آنے تک میں ہمیشہ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی قَبرِ مبارک سے اذان واقامت کی آواز سنتا تھا۔ (دلائل النبوۃ لابی نعیم، 2/567 وغیرہ)

میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ حدائقِ بخشش شریف میں عرض کرتے ہیں:

تو زِندہ ہے وَاللہ تُو زِندہ ہے وَاللہ مِرے چشمِ عالَم سے چُھپ جانے والے!

(یعنی یارسولَ اللہ! اللہ کی قسم! آپ حیات ہیں، خدا کی قسم! آپ زندہ ہیں، ظاہری آنکھوں سے مجھے اے میرے نظر نہ آنے والے!)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

مُؤمِن کی فِراست سے ڈرو

اِمامُ الطائفہ حضرتِ شیخ ابو القاسم جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: (میرے پیرو مرشد) حضرتِ شیخ سَرِی سَقَطی رحمۃُ اللہِ علیہ مجھ سے فرمایا کرتے تھے کہ لوگوں میں وَعظ ونصیحت کیا

www.dawateislami.net

کرو مگر میں خود کو اِس کا اہل نہیں سمجھتا تھا اِس لئے ہمّت نہ ہوتی تھی۔ ایک شبِ جُمعہ جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے خواب میں نواز کر مجھ سے فرمایا: "لوگوں کو نصیحت کرو۔" میں بیدار ہوا اور صُبح کا انتظار کیے بغیر (اپنے پیر، روشن ضمیر) حضرتِ شیخ سَری سَقَطی رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں حاضِر ہو گیا۔ (میرے عرض کرنے سے پہلے ہی) اُنہوں نے (غیب کی خبر دیتے ہوئے) فرمایا: "جب تک مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے خود نہ فرمایا تم نے میرے کہنے کا اعتبار نہیں کیا۔" حضرتِ شیخ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُسی صُبح سے جامِع مسجِد میں بیان شروع کر دیا۔ لوگوں میں یہ بات فوراً پھیل گئی کہ آج سے جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ بیان فرمانے لگے ہیں۔ ایک دن کسی نوجوان نے اجتماع میں کھڑے ہو کر سُوال کیا۔ اے شیخ! بتایئے حُضورِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اس اِرشادِ مبارک: اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللهِ یعنی "مؤمن کی فِراسَت سے ڈرو کیوں کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھا کرتا ہے۔" (ترمذی، 5/ 88، حدیث: 3138) کا کیا مطلب ہے؟ اُس کا سوال سُن کر چند لمحوں کیلئے حضرتِ شیخ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ نے سر جھکا لیا پھر سرِ مبارک اُٹھا کر (غیب کی خبر دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا: اے نوجوان! تُو نصرانی (یعنی کرسچین) ہے اور اب تیرے مسلمان ہونے کا وَقت آن پہنچا ہے، ایمان لے آ۔ وہ جوان جو کہ واقعی کرسچین تھا۔ اَلحمدُلِلّٰہ یہ کرامت دیکھ کر اُسی وَقت مسلمان ہو گیا۔ (روض الریاحین، ص 157) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی　　بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اللہ اپنے اولیا کو علمِ غیب عطا فرماتا ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے مبلغ کا مقام معلوم ہوا۔ سبحانَ اللہ! شیخ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ بطورِ اِنکساری اپنے آپ کو بیان کیلئے نااَہل تصوُّر فرماتے تھے، حالانکہ اللہ پاک کے فضل و کرم سے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ زبردست عالِم تھے، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ پر کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ خواب میں تشریف لاکر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بیان کا حکم فرمایا۔ اِس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ میرے مکی مَدَنی مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بعطائے ربُّ العُلیٰ غیب کا عِلم رکھتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو معلوم تھا کہ جنید بغدادی کو اِن کے پیر و مُرشد کہہ رہے ہیں پھر بھی یہ بیان کرنے سے جھجکتے ہیں، لہٰذا بنفسِ نَفیس خواب میں تشریف لاکر بیان کا حکم صادِر فرمایا۔ یہ بھی جاننے کو ملا کہ فیضانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے حَضراتِ اولیاء کو بھی علمِ غیب ہوتا ہے جبھی تو حضرتِ سَری سَقَطی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے مُریدِ خاص کا خواب جان لیا۔ نیز حضرتِ شیخ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ نے بھی تو نصرانی یعنی کرسچین کو مومنانہ فِراسَت سے پہچان کر غیب کی خبر سے مالا مال اَچھُوتے انداز میں اُسے نیکی کی دعوت عنایت فرمائی اور وہ کرامت بھری نیکی کی دعوت کی بَرَکت سے ہاتھوں ہاتھ اسلام کے دامنِ رحمت میں آگیا۔

فِراست کی تعریف

حدیثِ مبارکہ میں ”فِراست“ کا ذِکر ہے اِس کے معنٰی بھی سمجھ لیجئے۔ فراست کا معنٰی ہے: اللہ پاک اپنے اولیاء کے دلوں میں وہ چیز ڈالتا ہے جس سے انہیں بعض لوگوں کے حالات کا علم ہو جاتا ہے۔ (النہایہ، 3/383) سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے پیارے

www.dawateislami.net

پیارے آقا مکی مَدَنی مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی علمِ غیب شریف سے مالا مال نگاہِ بے مثال کا اَوج وکمال بیان کرتے ہوئے کیا خوب شعر مَوزوں کیا ہے:

سرِ عرش پر ہے تِری گزر، دلِ فرش پر ہے تِری نظر
مَلکوت و مُلک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عِیاں نہیں

مشکل الفاظ کے معانی: سرِ عرش: عرش کے اوپر۔ ملکوت: فرشتوں کے رہنے کی جگہ۔ عیاں: ظاہر۔

شرحِ کلامِ رضاؔ: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم عرش کے اوپر اور فرش یعنی زمین کے اندر کا سب کچھ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پیشِ نظر ہے۔ دنیا جہان میں کوئی بھی ایسی شے نہیں جو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر ظاہِر نہ ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

میرے دوست کا خواب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! میرے مکی مَدَنی آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم غیب کی باتیں جانتے ہیں۔ آیئے اِس ضِمن میں قِیامِ دعوتِ اسلامی کے قَبل کا سنا ہوا ایمان افروز خواب سماعت فرمایئے: چُنانچِہ ایک اسلامی بھائی نے سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ کو جو کچھ بتایا اُس کا خُلاصہ ہے: اَلحمدُلِلّٰہ اُنہیں خواب میں جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت کی سعادت ملی، ہمت کر کے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کیا آپ کو علمِ غیب ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ اِس کے بعد سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک آیتِ قُرآنی سنائی، سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لب ہائے مبارَکہ سے تِلاوت، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خوش

آوازی اور ادائیگیٔ حُرُوف کا حُسنِ اُسلُوب (یعنی حُرُوف کی اپنے مخارِج سے ادائیگی کی خوبصورتی) مرحبا! ایسی عمدہ اور شیریں آواز و قراءَت اُنہوں کبھی نہیں سنی تھی، آیتِ شریفہ وہ بھول گئے، ہاں اِتنا یاد رہا کہ اُس کے آخِر میں لفظ "بِضَنِین" تھا اِس پر میں (یعنی سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ) نے پارہ 30 سورۃُ التکویر کی آیت نمبر ڈبل بارہ (24) سُنائی:

"﴿ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾ ﴾" وہ اسلامی بھائی بول اُٹھے: ہاں ہاں یہی آیتِ کریمہ تھی۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ نے اُن کو آیتِ کریمہ کا ترجمہ بتایا اور عَرض کی کہ یقیناً سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اللہ پاک کی رَحمت و عنایت سے علمِ غیب ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس واقعے سے کوئی اِس وَسوَسے میں نہ پڑے کہ لو بھئی! خوابوں سے علمِ غیب ثابت کیا جارہا ہے حالانکہ غیرِ نبی کا دیکھا ہوا خواب تو حُجّت (یعنی دلیل) ہی نہیں۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ اقرار کرتا ہے کہ واقعی ہر مسئلہ خواب سے حل نہیں کیا جاتا، مگر یہاں خواب سے نہیں خواب میں عطا کردہ جواب میں بیان کردہ قرآنی آیت سے علمِ غیب کا ثبوت پیش کیا جارہا ہے اور وہ آیتِ کریمہ واقعی علمِ غیبِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر دالّ (یعنی دلیل) ہے۔ لہٰذا مذکورہ آیت مَع ترجمہ مُلاحظہ فرمایئے: ﴿ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾ ﴾ (پ30، التکویر: 24) "ترجَمۂ کنزالایمان: اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔"

اِس آیتِ مبارَکہ سے معلوم ہوا کہ مکی مَدَنی مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم غیب بتاتے ہیں اور ظاہر یعنی (UNDERSTOOD) ہے کہ بتائے گا وُہی جس کو علم ہو گا۔ تو بے شک، بِلاشُبہ ربُّ العالمین کی عنایت سے رَحمۃٌ للعالمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم علمِ غیب کی دولت سے مالامال ہیں۔ بارگاہِ رسالت میں عاشقِ ماہِ رسالت اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ عرض کرتے ہیں:

www.dawateislami.net

اور کوئی غیب کیا تم سے نِہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تُم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش شریف)

شرحِ کلامِ رضاؔ: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آپ کی شانِ عَظَمت نشان کے کیا کہنے! شبِ معراج عین جاگتی حالت میں آپ نے اپنے مبارک سر کی آنکھوں سے اپنے پاک پَروَردَگار کا دیدار کیا، تو یوں اللہ پاک جو کہ غیبُ الغیب ہے وہ بھی اپنے فضل و کرم سے آپ پر ظاہر و آشکار ہو گیا تو اب کوئی اور غیب آپ سے کس طرح نِہاں یعنی چُھپا رہ سکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

ایک ٹھوکر میں اُحُد کا زلزلہ جاتا رہا

"بُخاری شریف" میں ہے: حضرتِ اَنَس رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینۂ منوّرہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم حضرتِ ابو بکر صِدِّیق، حضرتِ عمر فاروقِ اعظم اور حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ اُحُد پہاڑ پر تشریف لے گئے تو وہ (خوشی کے مارے) ہلنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اسے ٹھوکر مار کر فرمایا: اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَیْكَ نَبِیٌّ وَّصِدِّیقٌ وَّ شَهِیْدَانِ۔ اُحُد! ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صِدّیق اور دو شہید ہیں۔ (بخاری، 2/524، حدیث: 3675)

ایک ٹھوکر میں اُحُد کا زَلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اللّٰہُ اکبر ایڑیاں

(حدائقِ بخشش شریف)

مذکورہ حدیث سے علمِ غیب ثابت ہوتا ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! "بخاری شریف" کی مذکورہ حدیثِ پاک سے اَظْهَرُ مِنَ

www.dawateislami.net

اَلشَّمْسِ وَاَبْیَنُ مِنَ الْاَمْس (یعنی سورج سے زیادہ روشن اور روزِ گزشتہ سے زیادہ قابلِ یقین) ہوا کہ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو عطائے الٰہی سے علمِ غیب ہے جبھی تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جَبَلِ اُحُد شریف سے ارشاد فرمادیا کہ تجھ پر "ایک نبی" ایک صِدّیق اور دو شہید ہیں۔ کسی کے بارے میں اُس کے جیتے جی بتا دینا کہ یہ شہید ہے، یہ غیب کی خبر نہیں تو اور کیا ہے۔ اِس حدیثِ پاک کے تحت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ مراٰۃ جلد 8 صفحہ 408 تا 409 پر فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ اللہ (پاک) کے مقبول بندے ساری خلقت (یعنی شجر و حَجر دریا و پہاڑ سبھی) کے مَحبوب (اور پیارے) ہوتے ہیں، ان کی تشریف آوری سے سب خوشیاں مَناتے ہیں، انہیں پتھر اور پہاڑ بھی جانتے ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: یہ بھی معلوم ہوا کہ حُضُور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) سب کے اَنجام (یعنی اچھا یا بُرا خاتِمہ ہونے) سے خبر دار ہیں کہ فرمایا: ان میں سے دو صَحابہ شہید ہو کر وفات پاجائیں گے۔

(مراٰۃ المناجیح، 8/408)

رب کی عطا سے سب کچھ جانے دیکھے بعید و قریب
غیب کی خبریں دینے والا اللہ کا وہ حبیب
اللہ اللہ، اللہ هُو، لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

غیب کی تعریف

حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ "تفسیرِ نعیمی" میں فرماتے ہیں: غیب کے (لفظی) معنی غائب یعنی چھپی ہوئی چیز۔ اِصطلاح (یعنی مخصوص۔ مُرادی معنی) میں غیب وہ چیز کہلاتی ہے جو کہ ظاہِری باطِنی حَواس (یعنی محسوس کرنے کی قوتوں) اور عقل سے چُھپی ہو یعنی نہ تو آنکھ،

www.dawateislami.net

ناک، کان وغیرہ سے معلوم ہوسکے اور نہ غور و فکر سے عقل میں آسکے۔(تفسیر نعیمی،1/ 121)
مثلاً جنَّت ہمارے لیے اِس وقت غیب ہے کیونکہ اِس کو ہم حواس(یعنی آنکھ، ناک، کان وغیرہ)
سے معلوم ہی نہیں کرسکتے۔ غیب وہ ہے جو ہم سے پوشیدہ ہو اور ہم اپنے حَواسِ خمسہ یعنی
دیکھنے، سُننے، سونگھنے، چکھنے اور چُھونے سے جان نہ سکیں اور غور و فکر سے عَقل اُسے معلوم
نہ کرسکے۔(تفسیر بیضاوی،1/ 116ملخصاً وغیرہ)

عِلمِ غیب کے متعلق اکابرینِ اُمّت کے اقوال

فیضانِ انبیائے کرام علیہمُ السّلام سے اولیائے عُظام رحمۃُ اللہِ علیہم کو بھی علمِ غیب عطا کیا
جاتاہے چُنانچہ اِس ضِمن میں اَکابِرینِ اُمّت کے اقوال مُلاحظہ فرمایئے: حضرتِ علّامہ علی
قاری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ہمارا عقیدہ ہے کہ بندہ ترقّیِ مقامات پاکر صِفَتِ رُوحانی تک پہنچتا
ہے اُس وقت اُسے علمِ غیب حاصل ہوتا ہے۔(مرقاۃ المفاتیح،1/ 128)مزید ایک اور مقام پر
لکھتے ہیں: نورِ ایمان کی قُوّت بڑھنے سے بندہ حقائقِ اشیاء(یعنی چیزوں کی حقیقتوں) پر مطلع ہوتا
ہے اور اُس پر نہ صِرف غیب بلکہ غیبُ الغیب یعنی غیب کا غیب بھی روشن ہوجاتا ہے۔
(مرقاۃ المفاتیح،1/ 119)

امام ابنِ حجر رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اولیاء کو کسی واقِعے یا وَقائع(یعنی واقعات) میں علمِ
غیب حاصِل ہوتا ہے یہ بِالکل دُرُست ہے، ان میں سے کافی حضرات سے ایسا ظاہِر ہوکر
مُشْتَہَر (مُش۔تَ۔ہَر یعنی مشہور بھی) ہوا۔(اعلام بقواطع الاسلام، ص359)

سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے امام حضرت عزیزان رحمۃُ اللہِ علیہ فرمایا کرتے: ”اس گُروہِ اولیا
کی نَظَر میں زمین دسترخوان کی طرح ہے۔“(نفحات الانس، ص387)یعنی جس طرح دسترخوان

www.dawateislami.net

کی ہر چیز نظر آجاتی ہے اِسی طرح زمین کی ہر چیز اُن کو دکھائی دیتی ہے۔ حضرت خواجہ بہاؤ الحقِّ وَالدّین نقشبندی رحمۃُ اللہِ علیہ یہ قول نقل کرکے فرماتے: "ہم کہتے ہیں کہ (زمین ان کے لئے) ناخُن کی سطح کی طرح ہے، کوئی چیز اُن کی نظر سے غائب نہیں۔"

(اعلام بقواطع الاسلام، ص387-388)

حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ تفسیرِ نعیمی جلد4 صفحہ 371 پر "تفسیرِ روحُ المعانی" کے حوالے سے لکھتے ہیں: "بعض اہلِ کَشْف اولیاءُ اللہ بھی غُیُوب (یعنی غیبوں) پر مُطّلع کئے جاتے ہیں مگر نبی کے واسطے سے، بِلاواسِطہ نہیں۔" (روحُ المعانی، 4/475)

ہمارے غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ "قصیدۂ غوثیہ" میں فرماتے ہیں:

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا

کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ التِّصَالِیْ

(ترجمہ: میں نے اللہ پاک کے سارے شہروں کو اس طرح دیکھ لیا جیسے رائی کے چند دانے ملے ہوئے ہوں)

حضرتِ شیخ عبد الحق محدِّثِ دِہلوی علیہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے "اَخْبارُ الْاَخْیار" صفحہ 15 پر حضورِ غوثُ الاعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کا یہ ارشادِ معظَّم نقل کیا ہے: "اگر شریعت نے میرے منہ میں لگام نہ ڈالی ہوتی تو میں تمہیں بتادیتا کہ تم نے گھر میں کیا کھایا ہے اور کیا رکھا ہے، میں تمہارے ظاہِر و باطِن کو جانتا ہوں کیونکہ تم میری نظر میں آر پار نظر آنے والے شیشے (یعنی کانچ) کی طرح ہو۔" حضرتِ مولانا رُوم رحمۃُ اللہِ علیہ مَثْنَوِی شریف میں فرماتے ہیں:

لَوحِ محفوظ اَست پیشِ اولیاء

اَزچہ محفوظ اَست محفوظ اَز خطا

www.dawateislami.net

(یعنی لوحِ محفوظ اولیاءُ اللہ رحمۃُ اللہِ علیہم کے پیشِ نظر ہوتی ہے جو کہ ہر خطا سے محفوظ ہوتی ہے)

شاہ عبد العزیز محدِّث دِہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ تفسیرِ عزیزی میں ”سورۃُ الجن“ کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ”لَوحِ مَحفوظ کی خبر رکھنا اور اُس کی تحریر دیکھنا بعض اولیاءُ اللہ سے بَطریقِ تَواتُر (یعنی تسلسل کے ساتھ) منقول ہے۔“

نوٹ: امیرِ اہلِ سُنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی کتاب ”نیکی کی دعوت“ کا مضمون یہاں ختم ہوا۔

اللہ والوں کی صِفات

حضرت علّامہ مولانا مفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ ولیوں کی صِفات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ وَلِیُّ اللہ وہ ہے جو فرائض کی ادائیگی سے اللہ پاک کا قُرب حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول رہے اور اس کا دل اللہ تعالیٰ کے نورِ جلال کی معرفت میں مُستَغرَق (یعنی ڈُوبا ہوا) ہو، جب دیکھے قدرتِ الٰہی کے دلائل کو دیکھے اور جب سُنے، اللہ پاک کی آیتیں ہی سُنے اور جب بولے تو اپنے رَب کی ثناہی کے ساتھ بولے اور جب حرکت کرے، اطاعتِ الٰہی میں حرکت کرے اور جب کوشش کرے تو اسی کام میں کوشش کرے جو قُربِ الٰہی کا ذریعہ ہو، اللہ پاک کے ذِکر سے نہ تھکے اور چشمِ دل (دل کی آنکھ) سے خدا کے سوا غیر کو نہ دیکھے۔ یہ صفت اَولیاء کی ہے، بندہ جب اس حال پر پہنچتا ہے تو اللہ پاک اس کا ولی و ناصر اور مُعین و مددگار ہوتا ہے۔

(خزائن العرفان، پ:11، سورۃ یونس، تحت الآیۃ 62)

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

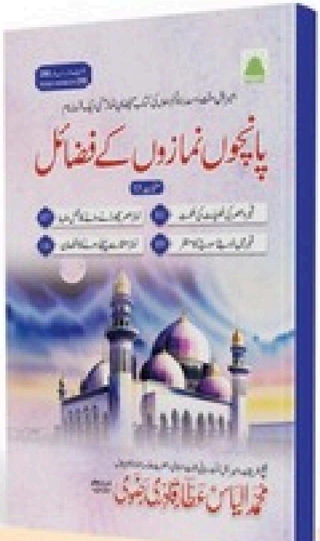

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net